

”کیوں بُرے بنتے ہونا حق تم کسی کے واسطے“

سوات جل رہا ہے۔ بارود برس رہا ہے۔ گلیاں اُجاڑ، بازار سنسان، گھر ویران۔ بیس لاکھ سے زائد انسان اپنے ہی وطن میں بے وطن ہو گئے۔ لٹے پٹے قافلے انجانی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ مالاکنڈ، سوات، بونیر قیامت صغریٰ کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ بھوک اور پیاس سے بلکتے، سسکتے بچے، جوان، بوڑھے زن و مرد ہنستے بستے گھروں کو چھوڑ کر امن و سکون کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔

بیٹھ جاتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے

ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

صوفی محمد، کس کے نمائندے بن کر امن کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس گئے تھے؟ حکومت نے اُن سے مذاکرات کیے اور وہ حکومت سے معاہدہ امن کا تحفہ لے کر مالاکنڈ اور سوات کی گلیوں میں امن سندیے بانٹ رہے تھے۔ اس سوال کا کیا جواب ہے کہ جب تک فوجی آپریشن شروع نہیں ہوا، لوگ اپنے گھروں میں رہے۔ فوج داخل ہوئی تو لوگ گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ امن معاہدہ کس نے سبوتاژ کیا اور نظام عدل ریگولیشن کس نے معطل کیا؟ کیا جمہوری حکومت کے پاس لوگوں کو مارنے اور گھروں سے نکالنے کے سوا کوئی آپشن باقی نہیں رہا؟

امریکہ، برطانیہ، نیٹو اور تمام استعماری قوتوں کو معاہدہ امن ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ وہ روزِ اوّل سے اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ امریکہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں مستقل جنگ باقی رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا مفاد اسی میں ہے۔ اس نے پہلے کہا کہ پاکستان سے دہشت گرد افغانستان آرہے ہیں، اس لیے ڈرون حملے جاری رہیں گے۔ اب کہتا ہے افغانستان سے طالبان پاکستان میں آگئے ہیں۔ اس لیے اُن کے خلاف جنگ ضروری ہے۔ اس نے کہا کہ پاکستان نے ایٹمی ٹیکنالوجی دیگر ملکوں میں فروخت کی ہے۔ اب کہتا ہے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت پر طالبان کے قبضے کا خطرہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو طالبان سے نہیں امریکہ سے خطرہ ہے۔ حکمران کیا سوچ رہے ہیں اور کس طرف جارہے ہیں؟ کس کا ایجنڈہ پورا کر رہے ہیں اور کس کی خوشی کے لیے اپنے ہی ہم وطنوں کو مار رہے ہیں؟

غم مجھے دیتے ہو دشمن کی خوشی کے واسطے

کیوں بُرے بنتے ہونا حق تم کسی کے واسطے

سوات اور مالاکنڈ کے مظلوم مہاجرین کے لیے سندھ کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ جسٹم اور ایم کیو ایم نے اپنے ہم وطنوں کی آمد کے خلاف ہڑتال کر دی ہے۔ وطن عزیز کی جو حالت اب ہے، کبھی ایسی تو نہ تھی۔ باسٹھ برسوں کے سفر میں ہم کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ کیسے کیسے ایسے ویسے ہو گئے، ایسے ویسے کیسے کیسے ہو گئے۔

منیر اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے، یا کیا ہے

کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ

پنجتون اور بلوچ کوڑا یا جا رہا ہے۔ سندھی اور پنجابی کو اکسایا جا رہا ہے۔ مذہبی قوتوں کو گرایا جا رہا ہے۔ آزاد بلوچستان، سندھو